اشاعت نمبر:32

دیوبندیت کی

قادیانیت نوازی

مئولف:
مولانا کاشف اقبال مدنی

طالبِ دُعا:
راشد انصاری قادری رضوی

fb/ahlesunnat25, fb/stmujahidnews, telegrame.me/sunninews92
فیضانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کراچی پاکستان

دیوبندیت کی قادیانیت نوازی

مولانا کاشف اقبال مدنی

آج دیوبندی ردقادیانیت کے ٹھیکدار بنے ہوئے ہیں جو کہ صریح ان کی دھوکہ دہی ہے۔ اس لیے کہ اکابر دیوبند نے قادیانیت نوازی کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ اب ہم اس کو دلائل سے ثابت کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

مرزا قادیانی نے حضرت عیسٰیؑ واہل بیت کی جو توہین کی ہے اس کی تاویل کر لو اور اس کو برا نہ کہو۔

اشرف تھانوی

سوال: اور ایک امر یہ ہے کہ مرزا نے حضرت مسیح اور حضرت علی کے اوپر طعن و تشنیع بہت کی ہے اور آخر میں یہ فقرہ لکھ دیا ہے کہ میں نے تو اپنے عیسٰیؑ کو جو نبی تھے یا حضرت علی و حسینؓ کو جو ہمارے ہیں نہیں کہا ہے------ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب: گو مناظرین کی ایسی عادت ہے مگر قرآن مجید کی ایک آیت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر قبیح ہے وہ آیت ہے یہ لقد سمع اللہ قول الذین قالو ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء ----- اگر کسی نے ایسا کہا ہے اس کی تاویل کریں گے کہ مقصود الزام ہے۔ (بوادر النوادر ص ۴۴۳)

مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر بھی اسے سچا ماننے والے دیانۃً مسلمان ہی ہیں

ایک مولوی صاحب نے قادیانی فرقہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت والا سے (اشرف علی تھانوی سے) عرض کیا کہ بعض مسلمان بھی قادیانی کو کافر نہیں سمجھتے۔ اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔ فرمایا نہ سمجھنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ یہ کہیں کہ اُن کے یہ عقائد ہی نہیں۔ جن کی بنیاد پر ان کو کافر کہا جاتا ہے۔ اور ایک یہ کہ یہ عقائد ہیں مگر پھر بھی وہ کافر نہیں۔ تو اب سمجھنے والا شخص بھی کافر ہے جو کفر کو کفر نہ کہے۔ مگر احکام قضا میں کافر ہے۔ باقی احکام دیانت میں خدا کو معلوم ہے شاید اس کے ذہن میں کوئی وجہ بعید ہو۔ (افاضات الیومیہ ج ۹ ص ۲۹)

جو مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر بھی بوجہ تاویل اس کو کافر نہ کہے اس میں کچھ حرج نہیں اور وہ کافر نہیں

سوال: مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوئ مسیحیت اور مہدیت سے واقف ہو کر بھی اگر کوئی شخص مرزا کو مسلمان سمجھتا ہے۔ تو کیا وہ شخص مومن کہلا سکتا ہے۔

جواب: مرزا قادیانی کے عقائد و خیالات باطلہ اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ اب سے واقف ہو کر کوئی مسلمان مرزا کو مسلمان نہیں سکتا۔ البتہ جسکو علم اس کے عقائد باطلہ کا نہ ہو یا تاویل کرے وہ کافر نہ کہے تو ممکن ہے۔ بہر حال بعد علم عقائد باطلہ مرزا مذکور کافر کہنا اس کا ضروری ہے۔ اُس کو اور اُس کے اتباع کو جن کا عقیدہ مثل اس کے ہو مسلمان نہ کہا جاوے۔ وہ مسلمان نہ تھا۔ جیسا کہ اس کی کتب سے ظاہر ہے۔ باقی یہ کہ جو شخص بہ سبب کسی شبہ تاویل کے کافر نہ کہے اس کو بھی کافر نہ کہا جاوے کہ موقع تاویل میں احتیاط عدم تکفیر میں ہے۔ (فتوئ مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی) (فتاوئ دارالعلوم دیوبند جلد۱ ص۷۵)

تھانوی کو مرزا قادیانی کے کفر کی تحقیق نہ ہوئی تھی

اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

خاص مرزا (قادیانی) کی نسبت مجھ کو پوری تحقیق نہیں۔ کہ کوئی وجہ قطعی کفر کی ہے یا نہیں (امدادالفتاوئ ج۵ ص۳۸۶)

اگر دیوبندی اس کو اولیت پر محمول کریں تو فتوئ پر تاریخ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۲۵ سے اتنا بہر حال ثابت ہے کہ مرزا قادیانی پر کفر کا فتوئ سب سے پہلے علماء اہل سنت نے دیا اور یہ دیوبندی اس کے اس وقت موافق و حامی تھے۔ پھر اس مذکور فتوئ بالا کے دس سال بعد تھانوی کو کسی معتقد نے خط لکھا تو اس نے شکایت کی کہ اس وقت جناب کا اور حضرات دیوبند کا بہت اثر ہے۔ اگر حضرات کی خاص توجہ اس طرف ہوئی تو لوگوں پر (رد قادیانیت کے سلسلے میں) زیادہ اثر ہوتا۔ اور لوگوں کو یہ خیال ہوتا کہ واقعی یہ فتنہ ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ اس کے جواب میں تھانوی صاحب نے رد

قادیانیت کو فرض کفایہ کہہ کر جان چھڑائی۔ (امدادالفتاوی ج۲ ص۸۷ طبع دیوبند)

قادیانیوں سے نکاح جائز ہے

سوال: مناکحت باہم ایسے مرد و عورت کی کہ ایک اُن میں سے سنی حنفی اور دوسرا مرزا غلام احمد قادیانی کا معتقد اور متبع ہو۔ اور اُن کے جملہ دعاوی اور الہامات کی تصدیق کرتا ہو جائز ہے یا نہیں اور اگر یہ دونوں یا ایک ان میں سے نابالغ ہو تو بولایت والدین جو ایسے ہی مختلف العقیدہ ہوں کیا حکم ہے۔ اُمید ہے کہ تشریح و بسط سے جواب مدلل مرحمت ہو۔ (بینوا توجروا)

مولوی اشرف علی تھانوی نے اس کا یہ جواب تحریر کیا۔

الجواب: مرزا کے بعض اقوال حد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں مگر یہ ممکن ہے کہ اس کا کوئی معتقد خاص اس قول کی خبر نہ رکھتا ہو اس لئے مرزا کا معتقد ہے اگر یہ مرزائی خواہ مرد ہو یا عورت بالخصوص اس قول کفری کا بھی معتقد ہو۔ تو اس کا نکاح مسلمان مرد یا عورت سے نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر یہ مرزائی بالغ ہے تو خود اس کا عقیدہ دیکھا جاوے گا۔ اور اگر نابالغ ہے تو اس کے ماں باپ کا عقیدہ دیکھا جاوے گا۔ یعنی اگر ماں باپ دونوں مرزائی ہونگے۔ تو اس نابالغ کو مرزائی قرار دیں گے۔ اور اگر ایک بھی غیر مرزائی ہے تو اسکو غیر مرزائی خاص کسی ایسے امر موجب کفر کا معتقد نہیں تو مبتدع ہے۔ اور سنی حنفی کا دیانت میں کفو نہیں۔ پس اگر یہ عورت ہے۔ تو مرد سنی حنفی کا نکاح اس سے درست نہیں ہے اور اگر یہ مرد ہے اور عورت سنیہ حنفیہ ہے تو اگر یہ عورت بالغ ہے اور اس کی اجازت سے نکاح ہوا ہے تو نکاح ہو گیا اور اس طرح اگر نابالغ ہے۔ اور باپ دادا نے کر دیا تب بھی ہو گیا اور اگر باپ دادا کے سوا کسی اور نے کیا یا باپ دادا کچھ شفیق و خیر خواہ نہیں ہیں۔ تو سوال میں اسکی تصریح سے جواب دیا جائے گا۔ (امدادالفتاوئ ج۲ ص۲۔۲۲۱)

رشید احمد گنگوہی کا مرزا قادیانی کو مرد صالح قرار دینا

دیوبندی مولوی محمد لدھیانوی لکھتے ہیں کہ ”جس روز قادیانی شہر لدھیانہ میں وارد ہوا تھا۔ راقم الحروف اعنی محمود مولوی عبداللہ صاحب مولوی اسماعیل صاحب نے براہین (احمدیہ) کو دیکھا۔ تو

اس میں کفریات کفریہ انبار در انبار پائے۔ اور لوگوں کو قبل از دو پہر اطلاع کر دی گئی کہ یہ شخص مجدد نہیں بلکہ زندیق اور ملحد ہے۔ مصرعہ بر کس نہند نام زندگی کا فور اور گرد و نواح کے شہروں میں فتوے لکھ کر روانہ کیئے گئے۔ کہ یہ شخص مرتد ہے اس کی کتاب کوئی شخص خرید نہ کرے۔ اس موقع پر اکثر نے تکفیر کی رائے کو تسلیم نہ کیا۔ (اکثر دیوبندی علماء مرزا قادیانی کی تکفیر کے حق میں نہ تھے)۔

بلکہ مولوی رشید صاحب احمد گنگوہی نے ہماری تحریر کی تردید میں ایک طومار لکھ کر ہمارے پاس روانہ کیا اور قادیانی کو مرد صالح قرار دیا۔ اور ایک نقل اس کی مولوی شاہ دین مولوی عبدالقادر اور اپنے مریدوں چنانچہ شاہ دین نے بر سر بازار رو برو مریدان منشی احمد جان و متبعان قادیانی یہ کہہ کر مولوی رشید احمد صاحب نے مولوی صاحبان کی تردید میں یہ تحریر ارسال فرمائی ہے۔ پھر اس کے انگل پنچو معنی کر کے زور و شور کیساتھ سنایا؛ مولوی عبدالعزیز صاحب نے اس تحریر کی بروز جمعہ وعظ میں خوب دھجیاں اُڑائیں ایسے مرتد کو مرد صالح کیسے لکھ دیا۔ جناب باری میں دعا کر کے سو گئے۔ خواب میں معلوم ہوا کہ تیسری شب کا چاند بد شکل ہو کر لٹک پڑا۔ غیب سے آواز آئی۔ رشید احمد یہی ہے اس روز سے اکثر فتوے ان کے غلط مناقص ہے یکے بعد دیگرے حیز وجود آنے لگے۔" (یہ خواب مولوی عبداللہ صاحب کا ہے) (فتاویٰ قادریہ ص ۴-۳)

<u>رشید احمد گنگوہی کا مرزا قادیانی کی تکفیر نہ کرنا۔</u>

قارئین کرام! مولوی رشید احمد گنگونے تا حیات مرزا قادیانی کی تکفیر نہ کی۔ حالانکہ گنگوہی کی زندگی میں ہی مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا۔ اور دیگر کفریات بکے۔ گنگوہی صاحب نے مرزا قادیانی کے رد میں کوئی کتاب بھی نہ لکھی۔ بلکہ فتاویٰ رشیدیہ میں ایک فتویٰ بھی اس کے رد یا اس کی تکفیر پر موجود نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ گنگوہی نے تذکرۃ الرشید میں فقط گمراہی کا لکھا ہے۔ مرزا قادیانی کو گنگوہی سے بڑی عقیدت تھی۔ اور گنگوہی صاحب کے نزدیک بھی مرزا قادیانی بڑا اچھا کام کر رہا تھا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

مرزا غلام احمد قادیانی جس زمانہ میں براہین (احمدیہ) لکھ رہے تھے۔ اور اُن کے فضل و کمال کا اخبارات میں چرچا اور شہرہ تھا۔ حالانکہ اس وقت ان (مرزا قادیانی) کو حضرت (بزعم خود) امام ربانی

(رشید احمد گنگوہی) سے عقیدت بھی تھی۔ اس طرف سے جانیوالوں سے دریافت کیا کرتے تھے کہ حضرت مولانا اچھی طرح ہیں؟ اور دہلی سے گنگوہ کتنے فاصلے پر ہے۔ راستہ کیسا ہے۔ غرض حاضری کا خیال بھی معلوم ہوتا تھا۔ اُس زمانہ میں حضرت امام ربانی (بزعم خود گنگوہی) نے ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا تھا۔ کام تو یہ شخص اچھا کر رہا ہے۔ مگر پیر کی ضرورت ہے الخ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۲۸)

مولانا گنگوہی شروع میں نرم تھے مرزا (قادیانی) کی طرف سے تاویلیں کرتے تھے۔ (مجالس حکیم الامت ص ۶۷۹)

<u>اشرف علی تھانوی مرزا قادیانی کی دہلیز پر</u>

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب "احکام اسلام عقل کی نظر میں" میں مرزا قادیانی کی کتابوں کی عبارتوں کی عبارتیں اپنے نام سے شائع کی ہیں گویا تھانوی صاحب مرزا قادیانی کے فیض یافتہ ہیں یہ کتاب مولوی اشرف علی تھانوی کی زندگی میں ہی شائع ہو گئی تھی۔ معلوم ہوا کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے ان عبارتوں کے سرقہ کرنے سے جب دیوبندی حکیم الامت کی یہ حالت ہے۔ تو باقی عوام الناس و علماء دیوبند کا کیا حال ہوگا۔ اس پر مزید تفصیلات جاننے کے شائقین ماہنامہ القول السدید میں شائع مضمون "تھانوی قادیانی کی دہلیز پر" کا مطالعہ فرمائیں ہم نے دیوبندیوں کی قادیانیت نوازی پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔ ۳۰ جون ۱۹۷۴ کو جب قومی اسمبلی آف پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرار داد پیش کی گئی۔ تو دو دیوبندی علماء نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک مولوی غلام غوث ہزاروی اور دوسرے مولوی عبدالحکیم آف صوبہ سرحد۔

کوثر نیازی دیوبندی کے بقول احتشام الحق دیوبندی مرزائیوں کے نکاح پڑھواتے رہے۔ (ہفت روزہ شہاب لاہور ۳۰، اپریل ۱۹۷۰/۲۱ مئی ۱۹۷۰)

قارئین کرام اس سے بڑھ کر دیوبندی اکابر کی قادیانیت نوازی کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ یہ تو صرف ان لوگوں نے اپنے اکابر کی ان کرتوتوں کو خفیہ راز میں رکھنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم

نبوت کا ڈرامہ رچایا ہے۔ وگرنہ قادیانیت اور دیوبندیت کا بقول ڈاکٹر علامہ محمد اقبال سرچشمہ ایک ہے (اقبال کے حضور ص ۱۲۶) مگر آج یہ لوگ اس فیلڈ کے ہیرو بنے پھرتے ہیں۔

نسلی مرزائی اہل کتاب اور اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے

دیوبندی مذہب کے مفتی اعظم کفایت اللہ دہلوی کا ایک فتویٰ بمع سوال کے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

سوال: جو شخص احمدی فرقہ المعروف مرزائی فرقہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام۔

جواب: اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے۔ یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا۔ تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے (کفایت المفتی ج ۱ ص ۲۱۳ طبع کراچی)

دیوبندی علماء کا مرزا قادیانی کو مستجاب الدعوات سمجھ کر دعائیں کروانا

دیوبندی مولوی ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے اور دعوت کا بڑا غلغلہ تھا۔ پنجاب میں خاص طور پر مسلمانوں کی کم بستیاں اس چرچے اور تذکرہ سے خالی تھیں۔ ان کی کتابیں اور رسائل مسلمانوں میں پڑھے جاتے تھے۔ اور ان پر بحث و گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ حضرت (عبدالقادر رائے پوری) کے وطن کے قریب ہی بھیرہ ہے وہاں کے ایک عالم جو حضرت کے خاندانی بزرگوں کے شاگرد بھی تھے۔ حکیم نورالدین مرزا صاحب کے خاص معتقدین اور معاونین میں سے تھے اور اُن کی نصرت اور رفاقت کے لئے مستقل طور پر قادیان میں سکونت پذیر تھے۔ مرزا صاحب کے عنداللہ مقبول اور مستجاب الدعوات ہونے کا ان کے معتقدین اور حلقہ اثر میں عام چرچہ تھا۔ (حضرت عبدالقادر رائے پوری) نے مرزا صاحب کی تصنیفات میں کہیں پڑھا تھا کہ ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے۔ اجیب کل دعائک الافی شر کائک میں تمہاری تمام دعاؤں کو قبول کروں گا۔ سوا اُن دعاؤں کے جو تمہارے شرکت داروں کے بارے میں ہوں

حضرت (عبدالقادر رائے پوری) نے مرزا صاحب کو اسی الہام اور وعدہ کا حوالہ دے کر افضل گڑھ سے خط لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ میری آپ سے کسی طرح کی بھی شرکت نہیں ہے۔ اس سے آپ میری ہدایت اور شرح صدر کے لیے دعا کریں۔ وہاں (قادیان) سے مولوی عبدالکریم کے ہاتھ کا لکھا جواب ملا کر تمہارا خط پہنچا تمہارے لئے خوب دعا کرائی گئی۔ تم کبھی کبھی اس کی یاد دہانی کر دیا کرو۔ حضرت فرماتے تھے کہ اس زمانہ میں ایک پیسہ کا کارڈ تھا۔ میں تھوڑے وقفہ کے بعد ایک کارڈ دعا کی درخواست کا ڈال دیتا۔

(سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ص ۵۵-۶ طبع کراچی)

قادیانی امام کی اقتداء میں دیوبندی علماء کی نمازیں

مولوی ابوالحسن ندوی نے مولوی عبدالقادر رائے پوری کے سفر قادیان میں لکھا ہے کہ حکیم (انورالدین قادیان) صاحب کی مجلس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا میں دیکھتا تھا۔ کہ کچھ کچھ وقفہ کے بعد وہ بڑے درد سے لا الہ الا انت سبحنك انی کنت من الظلمین ○ اس طرح پڑھتے تھے کہ دل کھنچتا تھا۔ مجھے خیال ہوا تھا۔ کہ ان کو ایسی رقت اور انابت ہوتی ہے۔ یہ کیسے ضلالت پر ہو سکتے ہیں مگر اس کیساتھ دل میں آتا تھا۔ کہ میں جس اللہ کے بندے کو دیکھ کر آیا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اور یقیناً ہے تو اس کو ضلالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ اس سفر میں مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ (عبدالقادر رائے پوری) فرماتے تھے کہ میں ان کے امام کے پیچھے بھی نماز پڑھتا تھا۔ اور اپنی الگ بھی پڑھ لیتا تھا۔ (سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ص ۶۴)

قادیانیوں کو تکفیر سے بچانے کے لیے تاویلات

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز مولوی عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں کہ

میرا دل تو قادیانیوں کی طرف سے بھی ہمیشہ تاویل ہی تلاش کرتا رہتا ہے۔

(حکیم الامت ص ۲۵۹)

دریا آبادی کے اس نظریہ کو ابوالحسن ندوی خطائے اجتہادی کا نام دیتے ہیں

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۹۶ء ص ۸۴)

عبدالماجد دریا آبادی نے قادیانیوں کی تکفیر سے انکار پر اپنے رسالہ میں مضامین بھی شائع کیے دیکھئے ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ یکم مارچ ۱۲ اپریل، ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء۔ عبدالماجد دریا آبادی کے اس مضمون کا تذکرہ یوسف لدھیانوی کی کتاب آپکے مسائل کے ابتدائیے میں بھی موجود ہے۔

قادیانی امام کی اقتداء میں نماز

دیوبندیہ کے امام الہند ابوالکلام آزاد اپنے سفر قادیان کا حال بیان کرتے ہیں کہ

عشاء کی نماز مولوی عبدالکریم (قادیانی) کے پیچھے پڑھ کے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور صبح کو چار بجے اٹھا تو نماز کے چبوترے پر لوگوں کو نماز صبح کے لیے تیار پایا۔ اور اس سے طبیعت متاثر ہوئی۔ نماز کے بعد مرزا صاحب (قادیانی) باہر نکلے ۔۔۔ میری طرف متوجہ ہوئے اور میرے حالات پوچھتے رہے اور کہا کہ جب آپ آئے ہیں تو کم از کم چالیس دن تک ضرور رہیے۔ اس طرح آنے سے اور جلد چلے جانے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔۔۔۔ جمعہ کی نماز وہیں ایک میدان میں ہوئی میں گیا تو لوگوں نے مجھے پہلی صف میں جگہ دی۔ (آزاد کی کہانی ص ۲۱۳-۲۱۴ طبع لاہور)

قادیانیوں کی سخت الفاظ میں تردید زیادتی ہے

دیوبندی مولوی عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں کہ

حکیم الامت تھانوی کی محفل خصوصی میں نماز چاشت کے وقت حاضری کی سعادت حاصل تھی ------- ایک صاحب بڑے جوش سے بولے حضرت ان لوگوں (قادیانیوں) کا دین بھی کوئی دین ہے۔ نہ خدا کو مانیں نہ رسول کو حضرت (تھانوی) نے معالجہ بدل کر ارشاد فرمایا کہ یہ زیادتی ہے توحید میں ہمارا ان کا کوئی اختلاف نہیں اختلاف رسالت میں ہے اور اس کے بھی صرف ایک باب میں یعنی عقیدہ ختم رسالت میں بات کو بات کی جگہ پر رکھنا چاہیے جو شخص ایک جرم کا مجرم ہے یہ تو ضروری نہیں کہ دوسرے جرائم کا بھی ہو۔ (سچی باتیں ص ۲۱۳ طبع کراچی)

قادیانیوں کی اشاعت میں شرکت اہل اسلام کیساتھ دیوبندی مذہب کے امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد سے سوال ہوا کہ احمدی گروہ کی شرکت اشاعت اسلام میں مضر ہے یا نہیں۔

مولوی ابوالکلام آزاد اس کا جواب لکھتے ہیں کہ

اگر اشاعت اسلام کا کام ہر فرقہ اپنا فرض سمجھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر فرقہ اس میں شریک نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔ اس طرح تمام اہل قبلہ متحدہ ہو جائیں گویا ایک ہی خاندان کے فرزند اور ایک ہی شجر محبت اور اخوت کے برگ و بار ہیں۔ (ہفت روزہ الہلال کلکتہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۴ء ص ۶-۲۵)

عقیدہ حیات مسیح یہودی اور صابی من گھڑت کہانی ہے

دیوبندیہ کے امام مولوی عبیداللہ سندھی لکھتے ہیں کہ

جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے۔ یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ عثمانی کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے۔ علی ابن ابی طالب کے مددگار تھے۔ ان میں حب علی نہیں تھا۔ بغض اسلام تھا۔ یہ بات اُن لوگوں میں پھیلی جن میں ھو الذی ارسل رسوله بالهدى کا مطلب نہیں سمجھا۔ اس بات کا حل اجتماعیت عامہ کی معرفت پر مبنی ہے۔ جو لوگ اس قسم کی روایات پیش کرتے ہیں۔ وہ علوم اجتماعت سے بہت دور ہیں۔ جب وہ اس آیت کا مطلب نہیں سمجھتے۔ تو وہ ان روایات کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور متاثر ہو جاتے ہیں اسلام میں علمی بحث کا پہلا مرجع قرآن ہے۔ قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا۔ (تفسیر الہام الرحمٰن ص ۲۴۰)

دیوبندی مذہب کے امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد بھی کہتے ہیں کہ وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے۔ (ملفوظات آزاد ص ۱۳۰)

دیوبندی شیخ احمد علی لاہوری کا مرزا قادیانی کو سچا نبی تسلیم کرنا

دیوبندی شیخ شبیر احمد عثمانی کے بھتیجے عامر عثمانی نے دیوبندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری کا قول نقل کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی تو اصل میں نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند جنوری ۱۹۵۷ ص ۲۱ بحوالہ دیوبندی مذہب ص ۱۴۷)

ابوالکلام آزاد کی مرزا قادیانی سے عقیدت اور اس کے جنازے میں شرکت

دیوبندی امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد کو مرزا قادیانی سے حد درجہ عقیدت و محبت تھی یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کے مرنے پر اس نے تعزیتی شذرہ بھی لکھا۔ اور اس کے جنازے میں بٹالہ تک شرکت بھی کی۔ دیوبندی شورش کاشمیری نے عبدالمجید سالک کی کتاب یاران کہن اپنے ادارہ چٹان سے شائع کی ہے اس میں سالک صاحب لکھتے ہیں کہ انہیں (ابوالکلام آزاد کو) مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض ایسی کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں عیسائیوں اور آریوں کے مقابلے میں اسلام کی حمایت کی گئی تھی۔ یاروں کا مجمع ایک دفعہ تو فیصلہ ہی کر چکا تھا۔ کہ پنجاب جائیں اور مرزا صاحب سے ملیں۔ لیکن اتفاقات زمانہ کی وجہ سے یہ فیصلہ عمل میں نہ آ سکا۔ بہر حال مولانا ابوالکلام مرزا صاحب کے دعویٔ مسیحیت موعود سے تو کوئی سروکار نہ رکھتے تھے۔ لیکن ان کی غیرت اسلامی اور حمیت دینی کے قدر دان ضرور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جن دنوں مولانا امرتسر کے اخبار وکیل کی ادارت پر مامور تھے۔ اور مرزا صاحب کا انتقال انہی دنوں ہوا۔ تو مولانا نے مرزا صاحب کی خدمات اسلامی پر ایک شاندار شذرہ لکھا۔ امرتسر سے لاہور آئے۔ اور یہاں سے مرزا صاحب کے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک گئے۔ (یاران کہن ص ۲-۹۴ طبع اول چٹان لاہور)

دیوبندی اکابر و اصاغر کے اصرار کی وجہ سے شورش کاشمیری نے اس کے دوسرے ایڈیشن میں یہ عبارت مذکورہ نکال دی۔ اسی اثنا میں ضلع رحیم یار خان کے ایک مشہور مصنف نے سالک صاحب سے اس مسئلے پر خط و کتابت کی جو ساری نوازش نامے کتاب مرتبہ سید انیس الحسن شاہ جیلانی کراچی سے شائع ہو گئی سالک صاحب اپنی وضاحت کرتے ہوئے جواب میں لکھتے ہیں کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل حقیقت ہے وکفی باللہ شہید ۔ مولانا ابوالکلام آزاد سے بارہا لوگوں نے استفتاء کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ مرزا قادیانی کو کافر قرار دیں لیکن انہوں نے ہمیشہ یہی کہا کہ مرزا صاحب کافر نہیں مؤول ضرور ہیں۔۔۔۔ میں نے جو کچھ دیکھا (آزاد کی مرزا کے جنازے میں

شرکت) وہ لکھ دیا ہے۔ اس کے غلط یا صحیح ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہ ہوں یہ باتیں محض آپ کے اطمینان کی غرض سے لکھ دی ہیں تا کہ آپ میرے موقف سے واقف ہو جائیں۔ (نوازش نامے ص ۶-۱۵ طبع کراچی)

دیوبندی اکابر کا اقرار حصول نبوت کے لئے تاریخی اقدامات کرنا

مولوی قاسم نانوتوی نے پہلے میدان صاف کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ اور یہ کہ حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی کے معنی میں خاتم النبیین ماننا جاہلوں کا خیال ہے۔ عقل مندوں کا نہیں (نعوذ باللہ) تحذیر الناس، دوسری جگہ بھی واضح طور پر لکھتے ہیں کہ "خاتم النبیین کے معنی سطحی نظر والوں کے نزدیک تو یہی ہیں کہ زمانہ نبوی ﷺ گزشتہ انبیاء کے زمانے سے آخر کا ہے اور اب کوئی نبی نہیں آئے گا مگر آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس میں خاتم النبیین ﷺ کی نہ تو تعریف (مدح) ہے اور نہ کوئی برائی۔" (انور النجوم ترجمہ قاسم العلوم ص ۹-۷۸) پھر قاسم نانوتوی کے پوتے قاری طیب نے اپنے دادے کی تعلیم کو مزید واضح کیا کہ "ختم نبوت کا یہ معنی لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے...... ختم نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں بلکہ کمال نبوت اور تکمیل نبوت کے ہیں۔" (خطبات حکیم الاسلام ج ۲ ج ۹۴ طبع ملتان)

مزید لکھتے ہیں کہ "حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آیا نبی ہو گیا۔" (آفتاب نبوت ص ۲)

اس پر عامر عثمانی دیوبندی کو تبصرہ کرنا پڑا۔ مہتمم صاحب نے حضور کو نبوت بخش کہا تھا۔ مرزا صاحب ظلی تراش کہہ رہے ہیں حرفوں کا فرق ہے معنی کے نہیں۔ (تجلی نقد و نظر نمبر ص ۷۸)

مولانا محمد قاسم صاحب نے حضرت حاجی صاحب سے شکایت کی کہ ذکر پورا نہیں ہوتا۔ شروع کرتے ہی قلب پر ثقل ہو جاتا ہے۔ زبان بند ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ یہ "ثقل وہ ثقل ہے۔ جو حضور ﷺ کو وحی کے وقت ہوتا تھا۔ آپ پر علوم نبوت فائض ہوتے ہیں...... اور فامض تحقیق ہے۔" (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۸۱)